ردِ روافض
اردو

از

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی،

شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

حق چار یار

ناشر

مدنی کتب خانہ ۔ گنپت روڈ ۔ لاہور

جاء الحق و زهق الباطل ط ان الباطل كان زهوقا ۰

اہلسنت والجماعت کی ترجمان مفید و معتمد مسکت مستند علیہ پسندیدہ کتاب

ردِ روافض

اردو

از

مجدد الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ

ترجمہ

ناشر

مدنی کتب خانہ گنپت روڈ ۔ لاہور

قیمت ۳ روپے

بار اول

تعداد ایک ہزار

حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہؓ سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرنے والے تو وہ گویا
کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے لہٰذا جرح اسی پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق
گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہیل بن عبداللہ تستریؒ نے جن کا
علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول ﷺ سے
خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔ عبداللہ بن مبارک سے پوچھا
گیا اور آپ کی ذات بھی علم و جلالت شان میں محتاج بیان نہیں کہ معاویہؓ افضل ہیں
یا عمر بن عبدالعزیز آپ نے کہا کہ وہ غبار جو حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں
داخل ہوا جبکہ وہ آنجنابؐ کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے گویا آپ نے اس
سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپ کی رویت کا
کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر یہ ذکر ان کا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے
کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کیجئے کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپ
کی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ
کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں
اور اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہؓ ہیں پس ان کو
کافر ٹھہرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ،
حضرت
محیط میں حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت
صدیقؓ سے منکر ہیں۔ حالانکہ صحابہ کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے جو حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت
کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ صاحب خلاصہ کہتے

ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچا دے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں اگر کفر کی حد تک نہ پہنچائے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہٰذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا۔ جو ان کو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مان کر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب وطعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بناء پر آپ پر طعن و تشنیع ثابت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہؓ کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہؓ نے حکم خداوندی و قرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیرؓ کے خلاف صف آراء ہوئیں جب کہ بمطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے۔ اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بناء پر عائشہؓ طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلقاً مراد نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل کیا ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرتؐ کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات و احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے جو تخصیص کے احتمال رکھتا